

فیاض، عارف، طبیب احسن، عجیب عامل قرآن تھے
غفار عاشق، امین سالک، خطیب کامل بیان تھے

دِیَوَانِ غَفَّارِیَہ

سرائیکی کلام

(اردو، فارسی اور عربی کلام کے ساتھ)

قیوم زمان قطب دوران غوث رحمن خواجہ خواجگان سیدنا و مرشدنا
حضرت خواجہ محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی
رحمة الله تعالى عليه

المعروف پیر مٹھا

ناشر

حضرت صاحبزادہ، نواسہ پیر مٹھا

مولانا محمد دیدہ دل طاہری نقشبندی

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خواجہ عبدالغفار المعروف پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پاکستان میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کے سلسلہ عالیہ کے توسل سے پاکستان اور دنیا بھر میں لاکھوں افراد راہ ہدایت اور فلاح دارین حاصل کر چکے ہیں۔ آپ جہاں اپنے وقت کے قیوم، غوث اور ولیؑ کامل تھے، وہیں سرائیکی جیسی میٹھی زبان کے اعلیٰ پائے کے شاعر بھی تھے۔ سرائیکی کے علاوہ آپ نے اردو، ہندی، فارسی اور عربی زبانوں میں بھی کچھ شاعری لکھی۔ آپ کا میٹھا اور پرسوز کلام کہیں اور دیکھنے میں نہیں آتا۔ آپ کی شاعری پڑھ کر لگتا ہے کہ سرائیکی کے دوسرے شعراء کا کلام آپ کے کلام کے سامنے کوئی خاص حیثیت نہیں رکھتا۔ اکثر شعراء اپنی شاعری میں مجاز کا سہارا لیتے ہیں، جیسا کہ قدیمی شاعروں سے لیکر آج تک یہی رسم چلی آ رہی ہے۔ صوفیائے کرام نے مجاز کو حقیقت کا زینہ بتایا ہے، اور اس کے ذریعے سے حقیقت کی طرف راستہ بتاتے ہیں۔ لیکن آجکل مجاز ہی کو مقصد سمجھ لیا گیا ہے، اسی لئے شاعری بھی بے مقصد ہو کر رہ گئی ہے۔ لیکن آپ نے مجاز کو پس پشت رکھ کر حقیقت کو اپنی شاعری کا بنیاد بنایا، اور اسی بنیاد پر ایسا کلام لکھا کہ جس کی نورانیت کے سامنے غلام فریدؒ جیسے مشہور شعراء کا کلام بھی ماند پڑ گیا۔

تے عشق انہاں دا ڈیکھ تے مجنوں نا پیا ناں لچویندا او

جو محویت احدیت ڈیکھ نہ سرمد سر کپویندا او

مندرجہ بالا شعر میں آپ صحابہ کرام کا رسول کریم علیہ الصلوٰت و التسلیم کی ذات مبارکہ سے عشق کا بیان کرتے ہوئے مجنوں اور سرمد جو کہ اکثر مجازی عشقیہ قصوں کا روح رواں ہیں، کو بھی ہیچ قرار دیتے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ صحابہ کے عشق سے کسی کو بھی نسبت نہیں ہے۔ اسی لئے آپ نے عشق ایزدی و عشق رسولؐ ہی کو اپنی شاعری کا بنیاد بنایا ہے۔

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کے جیسے اعلیٰ پائے کے شاعر کو وہ پذیرائی نہ مل سکی جو کہ ملنی چاہئے تھی۔ آپ کی شاعری کی ابھی تک مکمل اور تصحیح شدہ اشاعت نہیں ہو سکی۔ چند ایک مرتبہ کچھ مخلصین نے ان کے کلام کا کچھ حصہ شایع بھی کیا، لیکن وہ نا صرف نامکمل تھا بلکہ غیر تصحیح شدہ تھا، جس کو تصحیح کے بغیر شایع کر دیا گیا۔ پھر بھی وہ لوگ لائق تحسین ہیں جنہوں نے یہ کوشش کی، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ لیکن آپ کی مقبولیت کے باعث وہ شایع شدہ چند نسخے ہاتھوں ہاتھ بک گئے اور ختم ہو گئے۔ آپ کی شاعری سے چند ایک نعتیں اور دیگر کلام خطباتِ غفاریہ میں بھی شامل کر دیا گیا تھا اور اس وقت صرف وہی کتاب مارکیٹ میں موجود ہے جس سے اہل ذکر فقراء، مخلصین اور معتقدین اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے ہمارے پیر و مرشد، شیخِ کامل، رہبرِ شریعت و طریقت اور دور حاضر کے مجددِ دین حضرت خواجہ خواجگان مولانا و مرشدنا خواجہ محمد طاہر عباسی بخشى نقشبندی مدظلہ العالی کی ذاتِ گرامی نے حضرت پیر مٹھا کے مکمل کلام کی اشاعت کے لئے حضرت پیر مٹھا ہی کے نواسے، عالمِ دین، مبلغِ اسلام اور آپ کے خلیفہ حضرت صاحبزادہ مولانا محمد دیدہ دل طاہری نقشبندی صاحب کو حکم فرمایا۔ چونکہ صاحبزادہ صاحب آپ ہی کے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ ہی کی زبان بولتے ہیں، اس لئے بہتر طور پر اس کلام کی تصحیح کر سکتے ہیں۔ آپ کی امّ محترم، حضور پیر مٹھا کی دختر نیک اختر ابھی تک حال حیات ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو حیاتِ جادوانی عطا فرمائے اور صحت کاملہ سے نوازے۔ انہوں نے حضرت پیر مٹھا ہی کی زبان سے ان کا پرسوز کلام سنا اور اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔ اکثر شاعری ان کو بزبانی یاد ہے، اسی لئے ان کی تصحیح سب سے بہتر اور قریب از اصل ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے بحکم شیخ آپ کا کلام یکجا کیا۔ کچھ کلام شایع شدہ تھا جبکہ دیگر قلمی نسخوں میں محفوظ تھا جو انہوں نے بڑی مشکل سے کئی ایک جگہوں سے حاصل کئے اور ان کی نقل بنا کر محفوظ کر لیا۔ ان کے پاس جمع شدہ آپ کی شاعری مکمل تو نہیں کہی جاسکتی لیکن قریب از

مکمل ضرور ہے اور بھی تک کل شایع شادہ مواد سے دوگنی تعداد میں آپ کا کلام جمع کیا جا چکا ہے۔ اشاعت کے بارے میں آپ سے اخلاص رکھنے والے کئی دوستوں نے اچھے کاتبین پیش کئے جن کی کتابت مشہور اور خوبصورت بھی تھی، لیکن آپ نے کمپیوٹر کمپوزنگ کو پسند کیا تاکہ اشاعت نہ صرف صاف اور واضح ہو، بلکہ انٹرنیٹ پر بھی پیش کی جاسکے۔ چونکہ انٹرنیٹ اس وقت ذرائع اطلاعات و روابط میں سب سے بڑا ذریعہ ہے، اس لئے کتابی اشاعت کے ساتھ ساتھ آنلائن اشاعت کو بھی استعمال کرنے کا ارادہ کیا۔

اسی حوالے سے آپ نے اس عاجز کو کمپیوٹر کمپوزنگ کی سعادت عطا کی۔ اس سلسلے میں سرائیکی کے فانٹ حاصل کئے گئے اور کیبورڈ بھی ڈزائن کیا گیا تاکہ کمپوزنگ آسان ہوسکے۔ اس وقت تک کافی حصہ کمپوز ہوچکا ہے اور تصحیح کے مرحلہ میں ہے، جبکہ کچھ کمپوزنگ ابھی باقی ہے۔ لیکن اس کلام مقدس کی وسیع تر اشاعت کے لئے کچھ منتخب شاعری انٹرنیٹ پر پیش کی جارہی ہے، تاکہ محبین و معتقدین اس سے بہرہ مند ہوسکیں۔ لیکن دوران مطالعہ یہ خیال ضرور رکھا جائے کہ یہ منتخب حصہ بغیر تصحیح کے شایع کیا جارہا ہے، لہذا کہیں بھی کوئی غلطی نظر آئے تو مجھے مندرجہ ذیل ای میل پر اطلاع دیں۔ آپ کی اس کاوش کو بنظرِ تحسین دیکھا جائے گا، بلکہ اس کارِ خیر میں آپ کا حصہ بھی شامل ہوجائے گا۔

عبدالرحیم نظامانی طاہری

لاڑکانہ، سندھ

ar_niz@yahoo.com

فہرست

7	تو نا سٹیں ساڈی خدا تیڈے سوا پیا کون ہے	حمد
9	اپنی عزت شان و شوکت کبریا کے واسطے	مناجات
10	جو دم نکلے صلے علی کہتے کہتے	نعت
11	حبیب کبریا آیا مبارک ہو مبارک ہو	نعت
13	جیندے ملک رہن دربان سدا دربار ڈکھیجے چل سنیاں	نعت
15	نبی سائیں دے قدماں توں جند جان گھولاں	نعت
16	زلیخا ہک حُسن یوسف تے تھئی شیدا تے مستانہ	نعت
17	تو تاج ماٹیں عرش تے راج ماٹیں	نعت
18	سوہٹے احمد ﷺ مدنی دلبر دیاں عجب لَجپالیاں	نعت
19	اُٹھونی سینگیاں سنیاں جو قسمت آزما ڈیکھوں	نعت
20	نبی دی ذات دا کیا شان آکھاں	نعت
21	اسانکوں در خدا سٹیں دے پنن ہاجھوں نہیں نبھدی	نعت
23	حبیب خدا مالکِ دوسرا گنہگار امت دا ہے آسرا	معجزہ
25	خدایا کر کرم جلدی ڈکھا دیدار مدنی دا	نعت
27	عرب دا والی منہ ڈکھلاونج، وچ پنجاب دے پھیرا پاونج	نعت
28	نور بھری دربار شالا ڈکھاوے قسمت	نعت
29	نبی کے خاص دلبر تھے ابوبکر و عمر دونوں	مدح شیخین
31	سمجھ اختر شریعت دے ابوبکر و عمر سائیں	مدح شیخین
32	شان خلفاء راشدین اصحاب کبار دیاں کیا کیا میں تشریحاں کر سٹوانواں میں	
34	اگر میں ہوں بڑا عاصی تو پنجتن میرے شافی ہیں	شان اہل بیت
35	شان شہیدِ کربلا حقیقت عشق اللہ دی شہنشاہ کربلا جائے	شان شہیدِ کربلا
37	مسافرا ول وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں	مرثیہ
39	نامش نامی فضل علی از فیض جہاں نازیدہ	منقبت فارسی
40	یا غوثِ معظم قطب الوریٰ واہ خوب ہے تیری چالریا	منقبت

41.....	درِ فیض حضرت دے جا کر تو دیکھو.....	منقبت
42.....	ہاں میں گدائی در دا خواجہ فضل علیٰ دا.....	منقبت
43.....	طیب آئے ملک ساڈے وچ جو دل مردہ جوا ڈیوے.....	منقبت
45.....	کر بے وس دل کھس کے دلبر ڈس کیوں تھیندیں پرے پرے.....	منقبت
46.....	یا رب سچا برکت میڈے پیر فضل دے سائیں.....	دعائے غفاری
48.....	التجا بخدمت پیر و مرشد: خطا میرے بن گرچہ بیحد عظیم مگر تیری رحمت سے کم اے کریم.....	
50.....	اچ ماہ رمضان سدھایا ہے اچ سینے سوز سوایا ہے.....	الوداعِ رمضان
51.....	سُن توں سیاٹا دوستا نیکی کما اچ وقت ہئی.....	نصیحت
52.....	ڈینہہ راتیں چرخہ کت ڑی توں تند نکیری گھت ڑی.....	نصیحت
53.....	دنیا فنا دی دار ہے ہر کوئی چلن ہار ہے.....	نصیحت
54.....	یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے.....	نصیحت
56.....	جے توں رپیں ساری عمر آخر فنا آخر فنا.....	نصیحت
58.....	جے لکھ برساں جیوے کوئی آخر پک دن مرنا.....	نصیحت
60.....	اُمید مَغفرت دی دل وچ نہ کوئی خطر ہے.....	غزل
61.....	رُٹھے ڈھولے منانوں دا اَجٹ ہک ہاں باقی ہے.....	کافی
62.....	لائے دلبر دل وچ دیرے.....	کافی

حمد باری تعالیٰ

توں نا سٹیں ساڈی خدا تیڈے سوا پیا کون ہے
لاریب توں ساڈا خدا تیڈے سوا پیا کون ہے

برّ و بحر چوڈاں طبق جنّ و بشر سارے ملک
خالق توں ہیں جملہ خلق تیڈے سوا پیا کون ہے

شمس و قمر حجر و شجر انور نجوم آندے نظر
ہر جا تے ہے تیڈا امر تیڈے سوا پیا کون ہے

شاپیں کون توں جوڑیں گدا، سئے تھے گداگر اغنیا
توں بادشاپیں دا بادشاہ تیڈے سوا پیا کون ہے

دھم دھام جو دوران دی ہل چل ملک جہان دی
ایہا وصف تیڈے شان دی تیڈے سوا پیا کون ہے

کئی جیت گئے کئی ہار گئے کئی ہڈدے پیڑے تار گئے
کئی تاری توں لنگھ پار گئے تیڈے سوا پیا کون ہے

احسان ہے تیڈی رسم مخلوق تے فضل و کرم
تیڈی ذات ہے اعلیٰ اتم تیڈے سوا پیا کون ہے

فریاد رس مسکین دا غمخوار ہر غمگین دا
مونس غریب حزین دا تیڈے سوا پیا کون ہے

توں ہیں خداوند کبریا کہیں کون نہ طاقت چوں چرا
فانی جہاں تیکوں بقا تیڈے سوا پیا کون ہے

شیطان توں بچوانویں توں نیکی دے کم کرانویں توں
جنت دے وچ پہنچانویں توں تیڈے سوا پیا کون ہے

وڈا اساں تے ہے کرم، بھیجیو نبی شافع اُمم
گئے ٹل اساڈے سبھے غم تیڈے سوا پیا کون ہے

توں ہک ہئیں ساڈا خدا، ہک ذات تیڈی کون بقا
سارا توں جاٹیں ماجرا تیڈے سوا پیا کون ہے

فضلیٰ تے کر فیض و فضل، ہاں محض مفلس بے عمل
توں ہئیں خداوند عز و جل تیڈے سوا پیا کون ہے

مناجات

اپنی عزت شان و شوکت کبریا کے واسطے
بے مثل بے چون مولا عز و جاہ کے واسطے

رحمۃً العالمین وہ ہے شفیع المذنبین
لاج پرور روز محشر مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

ابوبکرؓ حضرت عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ چار یار
خاتمہ بالخیر کر ان حق نما کے واسطے

روز محشر پُر خطر ہے عاصیوں کو کیا ضرر
جبکہ ہیں وہ منتظر تیری نگاہ کے واسطے

ایسے مجرم کے جبھی تو معاف کر دیوے جرم
کیا عجب ہے تیری ذات کبریا کے واسطے

کون ہے کس کے آگے فریاد لے جا کے کروں
کوئی نہیں آشنا مدد کر پُر خطا کے واسطے

سنتا ہوں ایسا تیرا آکر جو در کھٹکاتا ہے
نہیں لوٹاتے ہاتھ خالی ہر گدا کے واسطے

جرم ہیں گر لاکھ پر رحمت تیری سے بہت کم
کچھ نہ کیا میں نے عمل یوم الجزا کے واسطے

عاجز عبدالغفارؓ پہ یا الہی رحم کر
خاص رحمت کی نظر اس بے نوا کے واسطے

نعت شریف

جو دم نکلے صلّے علی کہتے کہتے
حبیبِ خدا کی مدح کہتے کہتے

نکل جاوے پرواز کر روح میرا
مُحَمَّدٌ ﷺ نبی مصطفیٰ کہتے کہتے

جو دوزخ کی پُل پر گُذر ہوگا میرا
گزر جاؤں گی یا اِلہ کہتے کہتے

چلوں گی بناز و خرامانِ جنت
شہِ انبیاء کی ثنا کہتے کہتے

اُٹھوں گی میں جب قبر سے روزِ محشر
مدد کر شہِ انبیاء کہتے کہتے

حشر میں جب ہوویگا جی بت کا جھگڑا
انویں نفسی نفسی ندا کہتے کہتے

مگر ایک لولاکی کا چتر سربر
آیا اُمتی کی صدا کہتے کہتے

ثناءِ خوان (حضرت) عبدالغفار ہے نبی کا
مرونگی شفیعُ الوریٰ کہتے کہتے

نعت شریف

حبیبِ کبریا آیا مبارک ہو مبارک ہو
 محمد مصطفیٰ ﷺ آیا مبارک ہو مبارک ہو

جیڑھا دردیں دا داروں ہے گنہگاریں دا داروں ہے
 شفیع روزِ جزا آیا مبارک ہو مبارک ہو

صاحب جن و بشر دا ہے حشر دا ہے قبر دا ہے
 زہے مُشکل کُشا آیا مبارک ہو مبارک ہو

جیندے احسان ہن لکھاں نہیں توفیق کیا آکھاں
 نبی خیر الوریٰ آیا مبارک ہو مبارک ہو

خُدا جیندا مدح خوانے گواہی ڈیندا قرآنے
 اساڈا پیشوا آیا مبارک ہو مبارک ہو

جیندے باعث جہاں پیدا زمین و آسمان پیدا
 اُمت دا رہنما آیا مبارک ہو مبارک ہو

نبی دا بوبکر یارے تھیا ہمراہ وچ غارے
 ایہ مخلص دلربا آیا مبارک ہو مبارک ہو

ڈوجھا حضرت عمرؓ عالی کفر دی بیخ جڑھ گالی
 عجب خوشتر لقا آیا مبارک ہو مبارک ہو

تریجہا ذی الحیا عثمانؓ نبیؐ دا محرمِ دل جاں
گوہرِ وحدت سخا آیا مبارک ہو مبارک ہو

تے چوتھا یار حیدرؓ ہے ایہ برتر نیک محضر ہے
علیٰ المرتضیٰؓ آیا مبارک ہو مبارک ہو

احقر (حضرت) عبدالغفارؓ اُتے غلام نابکار اُتے
عجب ظلُّ ہُما آیا مبارک ہو مبارک ہو

نعت شریف

جیندے مَلک رہن دربان سدا دربار ڈکھیجے چل سَنیاں
 جیندے عرش تے فرش غلام رہن سرکار ڈکھیجے چل سَنیاں
 میکائیل تے اسرافیل کنوں جبرائیل تے عزرائیل کنوں
 جیندا شان بلند خلیل کنوں سردار ڈکھیجے چل سَنیاں
 جیندے نور دی جہلک فلک وچ پئی کل مُلک تے چوڈاں طبق وچ پئی
 جیندی چمک تمام خَلق وچ پئی دربار ڈکھیجے چل سَنیاں
 جیڑھا جز اُمت دا ماٹا ہے جیندا لامکاں تے ٹِکاٹا ہے
 جیندا ناز خدا کون بھاٹا ہے دلدار ڈکھیجے چل سَنیاں
 جیڑھا نال نظر پُرنور کرے منظور کرے ڈکھ ڈور کرے
 مغفور کرے مسرور کرے لَجدار ڈکھیجے چل سَنیاں
 جیندا سایا ہے سارے جہان اُتے سبھ جنّ و پری انسان اُتے
 پر مَظہر کون و مکان اُتے غمخوار ڈکھیجے چل سَنیاں
 مَحَل نوشیراں دا کَنب گیا نعرہ شرک کفر دا جنب گیا
 تھی مقہور کفر دل ہنب گیا سالار ڈکھیجے چل سَنیاں
 ہتھ اعصا اِنّی رسول دا کر سرتاج لولاک لما دا دہر
 اکھیں سرمہ جھکا ما زاغ بصر ہک وار ڈکھیجے چل سَنیاں

سڑ حسرت وچ مر مر ونجن ڈیکھ بیت کافر ڈر ونجن
دیدار ڈکھیجے چل سنیاں ساڈے گوشے جگر ٹھر ٹھر ونجن

توٹے جرم دے وچ میں قید رہوں رکھ (حضرت) عبدالغفارّ امید بہوں
انوار ڈکھیجے چل سنیاں اوندے لطف دے وچ امید بہوں

نعت شریف

نبی سائیں دے قدماں توں جند جان گھولاں
 این سوہنے محمد ﷺ توں پر آن گھولاں

این قامت کرامت دل آویز اُتوں
 ایہ مرغوب محبوب مطلوب ہر دا
 محمد ﷺ منور دے زیبائے رُخ توں
 اوندی خاک قدماں دی سرمہ بٹانواں
 فرادیس گلزار حُور و ملائک
 اوں مرغوبِ رفتارِ عقلِ رباتوں
 خوشبو نبیّ دی مُعنبر بہشتی
 اوں لب لعل شیریں شکر شہد اُتوں
 این کجلمے بھریئے نین نرگس نما توں
 شفا ہے بیماریں دا دیدارِ حضرت
 ایہ پنجاب ہند سندھ تے ماڑ ساری
 عرب تے حبش شام بنگالا پورپ
 بجز تیڈے (حضرت) عبدالغفارّ ہے پریشاں
 ہزاراں سہی سروِ بستان گھولاں
 این جانانِ عالم توں خوبان گھولاں
 مصر کیا ہے بل سارا کنعان گھولاں
 میں کُحل الجواہر تے مرجان گھولاں
 فخر کُل رسولاں توں رضوان گھولاں
 میں کوئی کبک دی خرامان گھولاں
 گلاب و عطر مشک و ریحان گھولاں
 میں کوثر اتے آبِ حیوان گھولاں
 سیاہ چشم آہوئے بیابان گھولاں
 زمین و زمن عرشِ رحمان گھولاں
 بلخ تے بخارا بدخشان گھولاں
 یمن ترک تاتار یونان گھولاں
 ایہ سرمایہ سُر ساز سامان گھولاں

نعت شریف

زلیخا ہک حُسن یوسف تے تھئی شیدا تے مستانہ
پر این یوسف عرب والے تے جگ سارا ہے دیوانہ

ایندا شائق کلیم اللہ صفی اللہ نجی اللہ
خلیل اللہ تے روح اللہ ایہ ہے جانانِ جانانہ

کیویں اصحاب ہن گالھے بدر خیر اُحد والے
ریہے ثابت قدم نالے جیویں شمع تے پروانہ

سبھے ہن ڈیکھ تے جیندے نہ ہک پل ہن پرے تھیندے
لکھاں درجے میں کیا ایندے ایہ کُل مُرسل توں وڈ شانہ

مہر دی جاں نظر بھالے ہزاراں درد غم ٹالے
وڈے صاحب شرم والے امت عاجز دا خصمانہ

عبدالغفار سگ در دا اوں مدنی ماہ پیکر دا
اوں سرور لاج پرور دا ایندا دربار شاہانہ

نعت شریف

تو تاج ماٹیں عرش تے راج ماٹیں
تو ہر نبی دا چنگا معراج ماٹیں

تیکوں دائی حلیمہؓ چایا	تیکوں بی بی آمنہؓ چایا
تو تاج ماٹیں	تیڈا سارے جگ تے سایا
تیڈیاں ہن صفتاں ہر جائیں	تو عرب عجم دا سائیں
تو تاج ماٹیں	تیڈیاں پڑھدے ملک مداحیں
نت پریاں گھول گھماون	تیڈے حوراں سہرے گاون
تو تاج ماٹیں	کل ملک وی صدقے جاون
تو چن تے او ہن تارے	تیڈے چارے یار پیارے
تو تاج ماٹیں	ہن نور اکھیں دے سارے
صدیقؓ عمرؓ سائیں بھلے	تیڈے روضے وچ ڈوں رلے
تو تاج ماٹیں	سر برسَن نور تجلے
من موہن تے متوالا	ہے ابوبکرؓ سائیں اعلیٰ
تو تاج ماٹیں	او بلبل توں گل لالہ
عثمانؓ علیؓ حیدر دی	کراں کیا تعریف عمرؓ دی
تو تاج ماٹیں	ہم تانگھ انہاندے در دی
ونج کئیں در پلو جھلاں	جے در توں خالی و لاں
تو تاج ماٹیں	میں گھناں مول نہ ٹلاں
تیڈے در تے چندری ڈیساں	تیڈا بویا چھوڑ نہ ویساں
تو تاج ماٹیں	تیڈا داغ قبر وچ نیساں
میکوں لاغر کیتا غرضے	ایہو عبدالغفارؓ دا عرضے
تو تاج ماٹیں	تھیوے دفع تمامی مرضے

نعت شریف

سوہٹے اَحْمَدٌ ﷺ مدنی دِلبرِ دِیاں عَجَب لَجِبَالِیاں
سُنَجے کون کرے بَخْتَوَر چا جِیں ڈُون دِیداں بھالِیاں

ہر پیغمبر کون رہی سِک سوہٹے دے دیدار دی
دل لُٹی زلفیں حَم و حَم اکھیاں کَجلیاں کالِیاں

مستحق ہوں سَقَر دے تھی وَجَن وِل جنتی
سَعے شفا پاؤں ہیں در توں سَتِیں دِیاں سَختیاں ٹالِیاں

سِدْرہ تے کرے عَرْض سوہٹے مدنی کون رُوح الامِیں
جَلدے پَر پرواز وچ میڈے منزلاں اَگوں بارِیاں

حُسن حُوریں دا ڈِیکھ تے قدسی مَلَائِک بُهَل وَجَن
حُسن دِلبرِ مدنی تے ہن حوراء کَملیاں گالِھیاں

بُلْبُلِیں بُستانِ نبوت وِچ ایں گُل تے ہن فدا
ناز اَنوکھے دل موہن دے ہن لُٹیندیاں چالِیاں

مُنہ مُنور بھاگیں بھریا نازنیں نازک مزاج
لذت اُوہے جَاندے جِیں سُنِیاں مِٹھیاں گالِھیاں

ہے مَسِیح چوتھے فَلَک تے رب دے اَگرے ملتجی
کر مُحَمَّدٌ ﷺ دی اُمت آساں پُچا دِل والِیاں

بَخْت ہن بیدار جے عبدَالْغَفَّار تون ہِیں قبول
سر وَجے وچ سِک سِچن دے ملن شہر نِکالِیاں

نعت شریف

اُٹھونی سینگیاں سَنیاں جو قسمت آزما ڈیکھوں
موہن مٹھڑے حِجازی کون ایہے ڈُکھڑے سُنّا ڈیکھوں

آواری تھیاں بیکاری گناہ باری شرمساری
کروں رل تے جل زاری ایہ سر صدقوں جُھکا ڈیکھوں

نبی مُرسَل گدا جیندے ملائک ہن فدا جیندے
بحر بر ہن سخا جیندے او سرور انبیاء ڈیکھوں

مسیحؑ ہے نعت خواں جیندا مکاں ہے لامکاں جیندا
مطیع سارا جہاں جیندا او محبوبِ خدا ڈیکھوں

جو لب چولے شکر گھولے مٹھے شیریں سُخن بولے
خدا جیندی رضا گولے او نازک دلربا ڈیکھوں

بہوں اگوڑا مل در تے سبھے تانگھاں پرے کر تے
وطن کون چھوڑ کر پرتے نہ رولے جا پچا ڈیکھوں

ڈیکھوں دلبر نگینے کون اوندی مسند رنگینی کون
چمن گلشن مدینے کون تے رُخ شمس الضُّحٰی ڈیکھوں

نہ ہٹ عبدالغفارؑ تون نہ کر پک پل وسارا تون
تے رکھ رب دا سہارا تون او مدنی ماہ لقا ڈیکھوں

نعت شریف

نبی دی ذات دا کیا شان آکھاں صفت اوندی میں کیا انسان آکھاں
 اوندی باعث خدا کونین کیتا ہزاراں ہا اوندے احسان آکھاں
 ایندے درجے میں عاجز کیا سٹانواں ملک این در اُتے دربان آکھاں
 نبی دا یار حضرت بوبکرؓ ہے نبی دا خاص میں دلجان آکھاں
 ہے ڈوجھا یار حضرت عمر فاروقؓ جیندے باعث کفر ویران آکھاں
 تریجھا یار حضرت دا پیارا اونکوں عثمانؓ بن عفان آکھاں
 ہے چوتھا یار اسد اللہ بہادر اونکوں مولیٰ علیؓ مردان آکھاں
 ہے زہراؓ بنت سرور انبیاء دی اینکوں خاتون پاک عیوان آکھاں
 حسنؓ دلہند حضرت شیر صفدر اینکوں محبوب حق سبحان آکھاں
 ہے حضرت زاہ حسینؓ افسر ولیاں شہیدوں کربلا میدان آکھاں
 یا رسول اللہ کرو امداد میری تیدے الطاف تے پایان آکھاں
 ہیں (حضرت) عبدالغفارؓ اوتے رحم تیکوں ہر مرض دا درمان آکھاں

نعت شریف

اساکوں در خدا سئیں دے پِنٹُں باجھوں نہیں نبھدی
اوندی دربار عالی وچ نوٹُں باجھوں نہیں نبھدی

او فخر الانبیاء عالی او مونس مہ لقا والی
نبی دی خاک قدمیں دی چُمٹُں باجھوں نہیں نبھدی

صفت یس تے طہ مزمل تے مدثر ہے
بجز امید پیں در دے رکھنُں باجھوں نہیں نبھدی

ڈٹھا کل کافراں شق القمر دا معجزہ ظاہر
آکھن ہک ہے کون ہُن کلمہ پڑھنُں باجھوں نہیں نبھدی

ڈسا مَنْ جَاءَ بِالصِّدْقِ ہے کیندے شان وچ نازل
جیکوں خدمت نبی دے وچ رہنُں باجھوں نہیں نبھدی

چدھاروں ویڑھ حضرت کون ونجن مشرک مارن کیتے
آکھے صدیقُں اچ صدقے تھیونُں باجھوں نہیں نبھدی

عمر فاروقُں پروانہ صبر کیویں ہا کرسگدا
آکھے فاروقُں دل وچ سر ڈیونُں باجھوں نہیں نبھدی

لقب فاروقُں جاں ہویا عیاں حق تے کیتس باطل
سر تسلیم خم ہے جو مننُں باجھوں نہیں نبھدی

فخر نبیاں دی ڈوں دختر دا ہے شوہر توں بیشک مَن
اوں ذوالنورینؑ دے درجے لکھن پاجھوں نہیں نبھدی

شجاعت ڈیکھ حیدرؑ دی آکھے مرحب اتے انتر
آیوسے موت دی گھاٹیں مرن پاجھوں نہیں نبھدی

(حضرت) عبدالغفارؑ دا عرضے بخدمت کل مسلماناں
سوا حُب چار اصحاباں رکھن پاجھوں نہیں نبھدی

معجزہ

حبیب خدا مالکِ دو سرا گنہگار امت دا ہے آسرا

جو جابر دے کیویں ڈوہئی چھوٹے ہال نبی سائیں دی مہمانی دا کر خیال
بہرا کون بہرا کٹھا چھری دے نال پچھے چھت کوٹھے تون مارئیں اچھال
ڈٹھا سر دے بھرٹے اتے مرگیا

آ جابر دی بی بی ڈٹھے ڈوہیں لعل جو پک لحظے وچ مرگئے ننڈھے ہال
تے جابر کون روکر سٹائیس ایہ حال آکھیس چپ صبر کر نہ کر تون ملال
توں ہالیں کون چادر تلے چا سُمہا

توں کھاٹا پکا جلد تیار کر شفیع الحشر سوہٹا خیر البشر
اجھو آندے پئے نی ہٹیں ساڈے گھر بھلا موت بچڑیں دی سٹ گھت خطر
توں خوش تھی تے ہتھ نال کھاٹا پکا

نبی سائیں دی کر پاس کر تون شناس متاں ڈیکھ ماتم تھیون ول اداس
نہ کر موت بچڑیں دا دل وچ قیاس جے مرگن تاں او جائے اللہ دی آس
ایہے گالھیں ہن آئے شہ انبیاء

تے جابر کون فرمایا خیر الوری تیدے ہال کتھن تون جلدی گھن آ
سوہٹا گن او کھیڈن ڈوہائی بہرا میں کتھ گولاں ہن او ہوسن کیڑھی جا
آیا جلد جبریل پیغام چا

جو جابر دے بچڑے ڈوہئی گئے نی مر ڈوہیں زال مردیں کون ایہا خبر
ایں تیدے دعوت دا کیتا قدر بتایا میں تیکوں شفیع الحشر
دعا منگ میں ڈیساں ڈوہیں کون جوا

فقط دیر لبیں دے چولن دی ہئی اٹھیں کلمہ پڑھ کرے تے جیندے ڈوہئی
خدا سائیں حیاتی اُنہاندی ودھئی پے جھولی نبی سئیں دے وچ سر جھکئی
پیغمبر دا ظاہر تھیا معجزہ

اول یار بوبکر ذیشان ہے عمر باوقر تریجھا عثمان ہے
چوتھا علی شیر یزدان ہے رکھن چوں دی حُب ساڈا ایمان ہے
ہے راضی نبی جو اِنہاندی رضا

جہل دے جنگل وچ عقل کر نہ رُل سِدھے دگ شریعت توں پنویں نہ بُہل
 خبردار کاکا تھی ہوشیار جُل ایہ بُستان نبوت دے پن چار گُل
 ایس چوں دے قدمیں تے تھی ونج فدا

جیڑھا چوں دا دشمن او دشمن رسول ول ایمان اوندا نہ رہ گیا مُول
 نہ ریہا جے ایمان ول کیا وصول جیکر کوئی نہ منے وڈا بوالفضول
 حوالے حدیثاں دے پن جا بجا

ایہ پن چار وچ شان پک ہے توں ودھ مدارج انہاندے خُدا جاٹے حد
 چمیٹی کُوں سِجھ نال کیویں حسد ہے مُنکر تاں ابلیس دا اہل مد
 پرے رَہ توں عبدالغفار آ سدا

نعت شریف

خدایا کر کرم جلدی ڈکھا دیدار مدنی دا
تھیواں مجنون دیوانہ بٹا لچدار مدنی دا

صفت جیندی خدا کیتی ہے شاہد خود کلام اللہ
رضا ایندی رضا رب دی اشارت ڈیکھ وجہ اللہ
أمت سئیں دی بٹا میکوں کرے عرضیاں کلیم اللہ
کیتا ہر ہک ازل وچ ہا ایہو اقرار مدنی دا

نہ آدم ہا نہ دنیا ہئی نہ دنیا دا نشان پہلے
نہ ہا ارض و سما پیدا نہ ہا کون و مکان پہلے
خداوند پر اکیلا تھا نہ ظاہر ہا عیاں پہلے
لدھی کونین ہستی جاں تھیا اظہار مدنی دا

رُٹھا آدم کنوں اللہ ولا اوکوں متایا کیں
آیا طوفان ہا نوح تے اوندا پیڑا ترایا کیں
چخے چڑھیا خلیل اللہ اوکوں کرسی بلہایا کیں
بدل گئی آہگی چو طرفوں کھلیا گلزار مدنی دا

حکم جاری پیغمبر تے کیتا قربانی دا اللہ
پکڑ پچڑا کیتس حاضر اینویں جلدی خلیل اللہ
چھری رکھ تے کھیندا ہا تے پڑھ تکبیر بسم اللہ
چھری رُک گئی ذبیح اللہ سُن اذکار مدنی دا

متھے بھر نے لٹائیس کیوں کیتس حلقوم چا تلے
 ہا پٹھ وچ نور مدنی دا ادب کر خاک نہ رلے
 پیغمبر جوش ول کیتا چھری دی دھار نہ چلے
 وچالے عاشقی دے ول کیتس دیدار مدنی دا

بحر تقدیر دا آکھے جہاز اپٹا کوئی ٹھیلے
 میڈیاں موجاں قہر دیاں ہن اتھاں آکے کوئی دم میلے
 پتہ کربل تے سید دا بھریا ہا پور جئیں ویلے
 چھٹا پیڑا صحیح سالم گیا لنگھ پار مدنی دا

ہے رحمت کل جہاناں دی بیوایی ہے محمد دی
 خزانے بخش رحمت دے تے شاہی ہے محمد دی
 قیامت ڈینہہ عدل ہوسی گواہی ہے محمد دی
 اتھاں اُتھ راج ہے سارا سبھو سرکار مدنی دا

نعت شریف

عرب دا والی منہ ڈکھلاونج
وچ پنجاب دے پھیرا پاونج

اُمّت رُل گئی توں بن دُل گئی
دین کوں چھوڑ تے تھی بے مُل گئی
دُنیا ڈیکھ تے خلقت بُهل گئی
اُجڑی امت پھیر وِساونج

توں بن سوٹا کوں سنبھالے
فِسق فجوری ظلم کمالے
ڈیکھ ہُن ڈاڈھا اُتر حالے
رُلگئیں کوں سائیں ہُن راہ لاونج

جُڑیا ہویا تیڈا دین ونجیندن
ایمان اپٹا ہُن کُھسویندن
حُب دُنیا وچ سر پئے ڈیندن
مونہ آفت وچ آئے نے بچاونج

حقہ بہنگ تے پیڑی نوشن
اندر کفر اسلام دے پوشن
غفلت دے وچ مست بے ہوشن
بگڑی خلقت جوڑ بٹاونج

چوریاں کرن دا پیا ورتارا
راشی تھی گیا عملہ سارا
کُوڑیں قَسَمیں تے کرن گذارا
ظلم دی بہا بِل گئی وِسماونج

جہم تازی نغزہ لوڈی
دین اسلام دے سخت ہن ہوڈی
راتیں ڈینہاں کھیڈن کوڈی
پیڑے ہُڈدے پار تراونج

دِھیریں بالغ نہ پَرناون
جے پَرناون دُون گِھن کھانَوَن
لِک چُھپ چوری ہال کڈھاون
فِسق فجوریں توں چُھڑاوانج

عبدغَفَّار گناہ ہن بارے
نظر مہر دی پک درکارے
لہو لَعب ہن کم آوارے
اُجڑیئے گھر آباد کراونج

نعت شریف

نور بھری دربار شالا ڈکھاوے قسمت
عربی دا دربار شالا ڈکھاوے قسمت

سول ستاوے لنبیاں لاوے پجر عربی دا بہا بھڑکاوے
روندیاں زار و زار روندی رباوے قسمت

سونے دا سجھ اوں ڈیہاڑے اُبھرسی جڈاں میکوں ساوا روضہ نظرسی
مدینے دی بازار شالا پھراوے قسمت

بہاں میں روضے دی ڈھلی چھاں تے خاک حرم دی رکھاں میں ہاں تے
آدم دل کون قرار وچھڑی ملاوے قسمت

کانگل کھنڈ دیاں چوریاں ڈیساں جڈاں میں دیس سچن دے ویساں
ہند ڈسے سنج بار جلدی پُجاوے قسمت

شہر مدینے دیاں کوچے گلیاں باغ بہشتی عنبر رلیاں
مدینے دا گلزار شالا گھماوے قسمت

عبدغفار دی التجائے کرو جے رحمت دی نیم نگاہے
تھیواں جلد تیار ریاست چھڑاوے قسمت

مدح شیخین

نبیؐ کے خاص دلبر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں
امت عاصی کے رہبر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

رسول اللہؐ کے ہیں شائقِ خلافت کے یہ ہیں لائق
شریعت کے یہ اختر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

یہ ہیں مسند نشین حضرت ہیں حامی دین متین حضرت
پیارے ذات پرور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

نبیؐ کے ساتھ ہیں رکھتے قرابت اور یک جہتے
مہاجر ساتھ سرور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

حمایت دین دے بدلے لٹا دے مال سب اپنے
خدا کے خاص مظہر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

اگر حضرت ہیں شہنشاہ ریاست اہل دنیا کے
یہ پہلے ان کے ممبر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

صداقت اور افاقت میں یہ ہیں یکتا سعادت میں
بڑے صادق دلاور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

اگر اصحابِ حضرت ہیں بڑے عالی قدر ذیشان
مگر یہ سب کے افسر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

ہے نور العین ذوالنورینؑ دیگر خیر شکن حیدرؑ
یہ رتبہ میں برابر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

جتھاں مشرک سنا جا کر وہاں ان کو قتل کیا
بڑے صادق دلاور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

رحم دل تھے خداوند نے کہا رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
بحر وحدت دے گوہر تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

(حضرت) عبدالغفارؑ سگدر ہے غنیؑ اور شیرِ یزدانؑ کا
منور نور انور تھے ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں

مدح شیخین

سمجھ اختر شریعت دے ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں
ایہ پن گوہر حقیقت دے ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

گناہ ساڈے جیکر بارن مگر ضامن وی ہوشیارن
نبیؐ دے خاص حیدارن ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

نبیؐ توں ہن فدا سارے رسول اللہؐ کون ہن پیارے
نہ کرسگدا کوئی انکارے ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

نبیؐ سائیں دے وزیر اکھاں شریعت دے امیر اکھاں
ڈوہیں روشن ضمیر اکھاں ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

نبیؐ دے ہن وی رلے ہن تے سر نوری تجلے پن
عجب ایہ بخت بھلے پن ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

صفت کیتی خدا جیندی ری اُتھ جا ڈسا کیندی
میں ہاں بس خاک قدمیں دی ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

مہر دی بہال بہالن چا ہزاراں درد ٹالین چا
مگر جیکوں سنبہالن چا ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

کرن ایہ جیں تے فیاضی نبیؐ راضی خدا راضی
ونجن بخشے گناہ ماضی ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

انہاں دا جو ہے انکاری سمجھ اوکوں او ہے ناری
عبدالغفارؓ اقراری ابوبکرؓ و عمرؓ سائیں

شان خلفاءِ راشدینؓ

اصحاب کبار دیاں کیا کیا میں تشریحاں کر سٹوانواں میں
صدیق دا صدق سٹانواں میں یا فاروق دا عدل ڈسانواں میں

تے ذالتورین دے حلم حیا دے دستاں ڈکھانواں میں
تے علی ولی اوں شیر جلی دی مدح جدید بٹانواں میں

جو وچ قرآن بیان جنہاں دا خود اللہ فرمیندا ہے
تے نور خدا دا پھوکیں ڈتیں کون بہلا وسمیندا ہے

نور نبی تے گالھے ہن جیویں بلبل ڈٹھی گل گل تے
جو ڈیکھ انہاں کون تھے کل شائق شورش تے سن غلغل تے

اسلام دے کار نظام دے وچ انہاں ایجھاں زور ڈکھایا ہے
جو شرق توں لا غرب تائیں کلمہ دین پڑھایا ہے

زور انہاں دا ڈیکھ تے رستم ہوندا قدم چمیندا او
جے حاظم ہوندا ڈیکھ سخاوت حیرت وچ آ ویندا او

تے عشق انہاں دا ڈیکھ تے مجنوں نا پیا ناں لچویندا او
جو محویت احدیت ڈیکھ نہ سرمدا سر کچویندا او

یا ساریۃ الجبل جبل چڑھ ممبر تے آواز کرے
جو پسر دی لاش تے حد شرع دی جاری کرن جواز کرے

وچ آغاز نماز فجر دے حاسد حربا ماریا ہے
وت پٹی پیٹ تے بدھ کر محکم فرض نماز گذاریا ہے

نوشیرواں کیا شیریں کون این پکریندے گڈ چاریا ہے
این عاشق عشق نبی سرور وچ سر اپٹا چا واریا ہے

جو رو دے شکم کنوں اے باہر زخم خنجر دا کاری ہا
ول کیتس فرض نماز دا پورا خون رخم توں جاری ہا

این غازی پاک نمازی پکی پاڑ کفر دی پٹ چھوڑی
وت شرک کفر بدعاتاں رسماں جو ہن کر این چٹ چھوڑی

شیطان لعین دی بہن گردن گرو بہادر گٹ چھوڑی
کل مدعیان مذاہب باطل دی این بینی کٹ چھوڑی

بس (حضرت) عبدغفارؑ این شیر بہادر وہ وہ کر ڈکھلائی ہے
جو وچ اسلام دے پہلے ظاہر ہیں آ بانگ اکھائی ہے

شان اہل بیت

اگر میں ہوں بڑا عاصی تو پنجن میں میرے شافی ہیں
ہے دل میں شوق ہر لحظہ وہ باران امام کافی ہیں

محبت پاک پنجن کا گلوں میں طوق پنجن کا
یہ ہے ایمان کا مایہ دروں بیروں منافی ہیں

اکیلے ہوں جہاں سے ہم سجن دے درد میں پُر غم
زباں پر کلمہ ہے سچ کا نہ کرتے ہم تلافی ہیں

پڑھوں ”لَا تَقْنَطُوا“ ہر دم نہ ہوں مایوس رحمت سے
کیتا وعدہ خدا نے جب نہ کرتے وہ خلافتی ہیں

(حضرت) عبدالغفار ہوں مخمور جذبے شوق لذت میں
خدا دیوے جزا مجھ کو جو ان کے لطف باقی ہیں

شان شہیدِ کربلاؑ

حقیقت عشق اللہ دی شہنشاہ کربلا جانے
 خلیل اللہ اگے واللہ عجب عاشق تیڈا اللہ
 کٹھا پچڑا سبیل اللہ تے جند جاں کر فدا جانے
 تے سٹ فرکار تیریں دا رونا پالیں صغیریں دا
 تے خوش تھیون شیریں دا ایہا حکمت خدا جانے
 مؤذن چون بال ہووے تے عمر بڑدہ سال ہووے
 تے اصغر خور وبال ہووے ہتھ ایہیں پرچاء کہا جانے
 گلو اصغر دے تیر آیا نکل وچ گل دے کھیر آیا
 تے رونا ول شبیر آیا صبر صابر مکا جانے
 شمر آکھے مریساں میں پیون پائی نہ ڈیساں میں
 تے خنجر کون چلیساں میں سید دل کون سہا جانے
 روا خون آل یسینے اکھن سبھ قلب سنگینے
 کرن سئے طعن توپینے تریہہ فاقہ نبھا جانے
 بدن تیریں توں پُر ہووے ادا رب دا شکر ہووے
 فدا سر نا عذر ہووے ذی تقصیر لا جانے
 پیالہ خشک حلق ہووے اُتوں دھپ دی قلق ہووے
 زبان تے ورد حق ہووے عجب شیوہ وفا جانے

تھیا	ارشاد	سبحانی	رسول اللہ دا دل جانی
تھئی	منظور	قربانی	عجب درجے ودھا جاٹے
ندا آئی	میں ہاں	راضی	توں بس کر جنگ وی غازی
ملی	شاہ کون	سرفرازی	امت کون بخشوا جاٹے
بہشتیں	کل دا	افسر ہیں	پیارا ذات پرور ہیں
تو	والی حوض	کوثر ہیں	تے بھر ساغر پلا جاٹے
ایہو	کلمہ	موہوں جاری	تھیواں قربان لکھواری
نہ	پووے	فرق وچ	یاری جیویں تیڈی رضا جاٹے
توں	میکوں	کر عطا	پچڑے کراں سارے فدا پچڑے
تیڈی	راہ	وچ کُھا	پچڑے سید وعدہ پُجا جاٹے
بدن	تھیوے	ذرے	چھکن سر تے توٹے ارے
ایہ	عاشق	نا عذر	کرے نہ کو دل کون سہا جاٹے
کئی	وت	عاشق ہن	اچکل دے اوکھا کھا تے نہیں رجدے
مصیبت	ڈیکھ	تے	بھجدے بیا کو غیر کیا جاٹے
(حضرت)	عبدالغفار	سگ در	دا مداحی آل اطہر دا
ثنا	خواں	چار	گوہر دا ایہ دشمن آشنا جاٹے

مرثیہ

تیں سارا ساتھ اُٹایا
 مسافرا وَلِ وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں
 تیکوں کہیں نہ آ پرچایا
 مسافرا وَلِ وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

کوئی نہیں راہندا دیس بیگانے کوئی نہیں کریندا خالی خانے
 تیں وطن کوں چت چایا
 مسافرا وَلِ وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

ستر تیڈا ساتھی ماریا بہرا بہتیجے تے کنہ سارا
 تیڈا پیڑا موت لوڑھایا
 مسافرا وَلِ وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

موسم ڈیکھ وَلے ونجارے ہر کوئی گھر وچ خوش تھی گزارے
 تیں کربل دیرا لایا
 مسافرا وَلِ وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

پکھی ول آئے وچ آشیانے ہر کوئی وسدا خوش وچ خانے
 تیں کیوں چا وطن بُھلایا
 مسافرا وَلِ وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

سوہنے نبی دا جو تھیا ہسوارے سوہنے زلفیں دی جوڑ مہارے
 اوندا سانگ تے سر لٹکایا
 مسافرا وَلِ وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

جیں بدن کون چُمے رسول خدا دا اوہو بھلا ہا تیریں دے دے ڈا دا

چا تیریں توں چٹوایا

مسافرا وُل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

(حضرت) عبدالغفارّ ایہ ظلم اندھارے پاٹی تے ول کھڑگے پارھے

گیا پاٹی توں ترسایا

مسافرا وُل وطنیں وے پردیسیا ول وطنیں

فارسی منقبت

نامش نامی فضل علیّ از فیض جهان نازیده
فهم فهمیم سلیم مسلم تابنده فهمیده

رشکِ قمر شد نور رُخس خورشید خجل گردیده
در خوبی محبوبی هم نادیده پیچ شنیده

خاک ریش عشاق بدل و جاں در چشمان کشیده
معتقدان ز حوادث کُلّی جمله جهان رپیده

زهری همایون طالع آنکس دارد چنین عقیده
قلب مقفل گردد جاری چون انگشت رسیده

باده نوش حریفان بیخود شوند ز پوش رمیده
پندی سندهی بندوستانی دائم پشت خمیده

باد فیوض فضل در قطعه فضا زمیں درزیده
(حضرت) عبدالغفارّ مُخِلّ مُخِیل مانده کبد کبیده

منقبت

یا غوثِ معظم قطب الوریٰ واہ خوب ہے تیری چالریا
دلدار دلارے من کے موہن تم دل کے پیارے سانوریا

تیرا نام ہے خواجہ فضل علیؒ تیرے زیر قدم دنیا کے ولی
شاہا تیری ہے دربار جلی تم وارث مُلک کے والریا

تصویر تیری کو مصوّر نے جس ڈھنگ سے کھنیچا ہوں میں فدا
ہے رشک بتانِ آذر کی تیری پیکر پاک نرالریا

تم قمر لقا محبوبِ خدا سارے جگ کو ناز سے موہ لیا
تم سورج بُرج ولایت کے تیرے سر پہ ہے نور کی جھالریا

تیر نرگس میں مقوس ابرو پلکاں پیکان ہدف دلیں
واہ شمس ماہت کی جلوہ گری تیری چال ہے سبھ لچپالریا

ہے (حضرت) عبدالغفارؒ تیری مدح میں نغمہ سرا بُلبل کی طرح
جیاگل کے اوپر غلغل کی صدا ہے طوق گل میرے چاکریا

منقبت

درِ فیضِ حضرت دے جا کر تو دیکھو
ذرا چشمِ دل کو صفا کر تو دیکھو

جسے چاہو صفائی اندر کی اے بھائی
فضلِ شاہ کی انگلی لگا کر تو دیکھو

یہ قیومِ زمان ہے قطبِ جہاں کا
ذرا دل سے پردہ اٹھا کر تو دیکھو

جسے چاہو محبتِ خدا کی تو بھائی
فضلِ سائیں کی صحبت نبھا کر تو دیکھو

ڈیوے شوقِ دل کو فضلِ سائیں کی تقریر
یہ تقریر شیریں سنا کر تو دیکھو

خدا کی قسم ہے دربارِ عالی
چراغِ محبت جلا کر تو دیکھو

ہے فیضِ فضلِ کا الہی فضل کا
بغل میں تمہیں آکر تو دیکھو

یہ عبدالغفارِ فضلِ شاہ کا خادم
بزرگوں کی خدمت میں آکر تو دیکھو

منقبت

ہاں میں گدائی در دا خواجہ فضل علیٰ دا
باندا غلام بردا خواجہ فضل علیٰ دا

سوہٹی سخا دی چالی بندہ نواز عالی
سائل نہ کوئی خالی خواجہ فضل علیٰ دا

ذیشان ذوالکرم ہے خُلق ہیں تے بس ختم ہے
بھاگیں بھریا قدم ہے خواجہ فضل علیٰ دا

ملک پن مدام یارو در دے غلام یارو
ہے فیض عام یارو خواجہ فضل علیٰ دا

ڈکھڑے سٹانواں کیکوں گل پٹی دی لاج تیکوں
تکیہ ہے خاص میکوں خواجہ فضل علیٰ دا

تئیں جیہاں نہ کوئی نظر دا خادم قدیم در دا
روز ازل دا بردا خواجہ فضل علیٰ دا

(حضرت) عبدالغفار بدتر ہے نعت خوان سرور
سگ آستانِ دلبر خواجہ فضل علیٰ دا

منقبت

طیب ائے ملک ساڈے وچ جو دل مردہ جوا ڈیوے
توٹے مُہلک ہوون مرضاں تاں پل وچ کر شفا ڈیوے

پساریں دے نہ پچھ ہٹ تون تے پے نسخے پرے سٹ تون
نہ چا لوکیں دے ہٹ ڈٹ تون ایتھائیں آ ونج دوا ڈیوے

توں آ میڈے پیر دی خدمت توں من گھن ہٹ ایہا میڈی مت
پچھے ارمان کھاسیں وت جو ایہو جیہاں ول خدا ڈیوے

نہ پھر تون ہسپتالاں وچ نہ رہ کوڑاں خیالاں وچ
نہ پھس تون مکر جالاں وچ بیماریاں سب ونجا ڈیوے

ہوون مجروح جیکر بعضے زخم اُڑے ہوون تازے
رکھے مرہم جو وچ لحظے بس ہکواری چھٹا ڈیوے

بیماری لا دوا ہووے بیچن دا نہ آسرا ہووے
قسم رب دی شفا ہووے جیکر دِلوں چا دعا ڈیوے

سُخن دے وچ اثر سوہنا تے رُخ روشن قمر سوہنا
ولی صاحب قدر سوہنا مُراداں سبھ پُچا ڈیوے

جو آ در دا مُرید ہووے تے نت شفقت مزید ہووے
نظر رحمت جدید ہووے توٹے او پُر خطا ہووے

توڑے وچ ملک پھردا رہے
 کججا ایجھان نظر آئے
 ولی اللہ ڈیکھیں سئے سئے
 سیکہ سونا بٹا ڈیوے

(حضرت) عبدالغفار ایہ سر تون
 نہ تھی تون دور ہیں در تون
 فدا قدمیں دے وچ کر تون
 سبھے مونجھان مٹا ڈیوے

منقبت

کر بے وس دل کھس کرے دلبر ڈس کیوں تھیندیں پرے پرے
پیر فضل دے شوق شدیدوں دلڑی دھانہیں کرے کرے

دلیں لُٹن دی انوکھی ریتے عشق قریشی بحر محیطے
عاشق مضطر ترے ترے

یوسف ثانی سٹ کر مائے در دلبر دے مفت وِکاٹے
تے سر ٹکڑے ڈرے ڈرے

تار زلف زنجیر دِلیندے اُڈدے پروانے این پھسیندے
جو تھکے سو مرے مرے

ڈُکھ تے سُکھ دا اٹک گیا جھگڑا سُکھ کون ملیا جُڑ تے رگڑا
ٹھڈھڑے ساہیں بھرے بھرے

نینہ لانون دی ہے طرز نیاری کرے نہ اِتھ کئی جان پیاری
موت کنوں نہ ڈرے ڈرے

(حضرت) عبدالغفار ایہا ریت انوکھی تھئی دل توئے ڈاڈھی اوکھی
نت اگونہاں قدم دھرے دھرے

دعائے غفاری

یا رب سچا برکت میڈے پیر فضل دے سائیں
ہے در دا محتاج نہ کر توں دم جیواں جے تائیں

برکت میڈے پیر فضل دے معاف کرو برائیاں
رکھ امید عنایت دی میں در تیڈے تے آئیاں

منزل دور دراز ڈسیوے پلے عمل نہ کوئی
تیڈے باجھ پیارا ربا کون کرے دل جوئی

پیر قریشی غوث الاعظم تیکوں بہوں پیارا
جیندی صورت سیرت اُتے ہے شیدا جگ سارا

لقب ڈتو محبوبی دا توں خود محبوب دلیں دا
کیا تعریف کراں میں اوندی ظاہر پیا ڈسیندا

نور قمر شرمندہ تھیوے رُخ روشن متوالا
چمنستان ولایت دے وچ ہے مانند گل لالہ

سگ آستان سڈائیم در دا روز قدیم ازل دا
گل وچ پاتم طوق غلامی خواجہ پیر فضل دا

عشق عطا کر پیر دا میکوں تھی منصور پکاراں
پن احسان تیڈے ہر ویلے باہر کنوں شماراں

برکت پیر ضمیر منور فضل علی وڈ شانان
مصدر فیض انیس الغربا کاشف راز حقانان

ذکر دے وچ ڈے شوق زیادہ شوق شدید تمامی
مست رہاں مخمور محبت لیل و نہار مدامی

برکت پیر فضل علیٰ دے فضل کریں رب سائیں
رحمت تیڈی نازل ہووے روز قیامت تائیں

میں عاجز بدکار گناہیں بخش میڈیاں تقصیراں
اپٹا عشق عطا کر مینوں برکت حضرت پیراں

پکّ نہ ڈوہ ہزاراں پلے پر توں بخشٹہارا
میں جیہاں بدتر نہ نظرے پھیریم توٹے جگ سارا

پیر فضل دی سک وچ سینے کر توں بحر معانی
پاک منزہ عیب کنوں توں بیشک دل دا جانی

عرض میڈی منظور کرو ہن ڈیو نہ دھکے دھوڑے
ڈے توفیق ایہ بندہ عاجز تیڈا در نہ چھوڑے

منگدے ہاسے فضل خدا دا کیتا رب کبیر فضل
دل دی آس پُجائی مولا ڈتس ساکوں پیر فضل

برکت نیکاں توں چا بخشیں این عاجز دے تائیں
توں پین لائق فضل کرم دے تیڈیاں ہوون رضائیں

برکت غوث الاعظم دے جئیں شجرہ لکھیا سارا
یا رب سچا ڈوں جہانیں کریں میڈا چھٹکارا

کرو عبدالغفار تے سائیں مہر کرم دی باراں
ہاجھوں ذکر فکر تیڈے ہی غیر دی یاد وساراں

التجا بخدمت پیر و مرشد

خطا میرے ہن گرچہ بیحد عظیم
تو محبوب لاریب قادر قدیر
رحم دی کرم دی مہر دی نگاہ
نہیں کئی تیڈے باجھ پیا آسرا
خداوند ڈتی تیکوں سروری
ڈیوے موج رحمت خطا ساڈے ٹال
قسم رب دی تو بن نہیں کوئی فخر
جو نوکر کون سائیں دا ہوندا وڈا
سوالی نہ خالی ولانوں رسم
گناہیں دے وچ ہاں میں توئے غریق
تو آیوں دلیندے سُدھارن دے کاٹ
بھلا ونجوں کیڈے تیڈا چھوڑ در
ایہ کُتا کمینہ رہے کوکدا
ایہ لوسی لبوسی تے لُندا شریر
ودھایا تیکوں خود خداوند پاک
بد اندیش بدبین رہندے زہیر
بحقّ مطیع اللہ نور البصر
میڈا نفس امارہ مکار ہے
بایں بینوائی بایں جرمہا
نہ نیکی نہ کوئی عمل خاص ہے

مگر تیری رحمت سے کم اے کریم
تیرا سارے جگ وچ نہ کوئی نظیر
جیویں ہمیشاں سخی ذوالعطا
میری لاج گل تیرے غوث الوری
تو خود جانڈائیں بندہ پروری
ڈیوے موج رحمت خطا ساڈے ٹال
ایہ پینا پراٹا پیا تیڈے در
خصوصًا جیندا سئیں ہووے بادشاہ
سخییں ولییں دا ہے ایہو کم
میری دستگیری کرو یا شفیق
غریبیں کون ہن تیڈے تکیے تراٹ
جے ہے طرف ڈیکھوں تاں نظرے پدھر
رہے درد عصیاں کنوں شوکدا
گناہیں دے زنجیر دے وچ اسیر
ہوون تیڈے دشمن ہمیشاں ہلاک
جو روزی دی تنگی تے قبر دا تیر
بحقّ رفیع اللہ والا وقر
مدد تیڈی ہر وقت درکار ہے
بجز تیڈے در دے میں ونجاں کجا
محض سوہٹا سیال تیڈی آس ہے

تیڈے اختیارات مخلوق سبھ
 نہ کوئی پسندو نکوکار ہئیں
 بنالد بدرگاہت اے بادشاہ
 شہا بیکساں دا تون کر پیڑا پار
 نظر کر فضل دی ہووے برے بدل
 تیڈے خاص ڈیون فضل عام تے
 تیڈے در دا تڑھیا کھاوے ٹھوکران
 ہمیشاں ہووئی بخت دی بارگاہ
 نہ لگے تیکوں شالہ کئی کوسی وا
 بلئیں رد ہوونی تے رب دی امان
 تیڈے فیض دی عام دھمدھام سن
 نہ ڈیکھے ولا دید بئے ڈوں ٹکا
 دعائیں فقیریں دیاں ہن صبح و شام
 ہے مقصود مطلوب تیڈی رضا

تون دردیں دا درمان محبوب رب
 تون خود خوب خوباں دا سردار ہئیں
 سگ لنگ پیکان خوردہ خطا
 عمل ڈیکھ ساڈے نہ دل تون وسار
 فضل نام تیڈا ہمیشاں فضل
 خلق تھیوے حیران انعام تے
 گدا تیڈے در دا تھیوے کامران
 غریبیں دا ماٹا تون جیویں سدا
 این ڈاڈھی مراسی دی دلوں دعا
 ہمیشاں ہووئی شالہ چڑھی کمان
 ایہ ڈاڈھی آیا دور تون نام سن
 این ڈاڈھی کون خیرات ایجھیں ڈیوا
 ہووئی قائم شالہ ایہ لنگر مدام
 این سگ (حضرت) عبدغفار دی التجا

الوداعِ رمضان

اچ ماہ رمضان سدھایا ہے اچ سینے سوز سوایا ہے
 اچ مکھڑا یار چھپایا ہے اچ جیڑھا ہر مؤمن دا مایہ ہے
 اچ مؤمنان دا مہمان گیا اچ خوشیاں دا سامان گیا
 تھی رخصت ماہ رمضان گیا جیڑھا رحمت رب دا سایہ ہے
 اچ مالھی باغ رسول گیا اچ دافع رنج ملول گیا
 ذی شرف مہ مقبول گیا اچ رونق رنگ وٹایا ہے
 اچ دین نبی دا سنگار گیا اچ جھوک لڈا دلدار گیا
 اچ موڑ وطن ڈو مہار گیا اچ سارا رخت لٹایا ہے
 اچ مؤمن کون مونجھ زیادی ہے بے دین دے گھر اچ شادی ہے
 اچ مشرق مغرب منادی ہے شیطان زنجیر کڈھایا ہے
 ایہو صابن اوگنہاریں دا تے آسرا بدکرداریں دا
 ایہو دارو درد آزاریں دا اچ منہ تے برخہ پایا ہے
 اچ ہتھوں اڈ شہباز گیا کر عرشیں ڈوں پرواز گیا
 ڈیکھاں ساڈے اترے ناراض گیا ونج سارا حال سٹایا ہے
 اچ سارا جہاں ویران ڈسے بن یار دے سرگردان ڈسے
 اچ اُجڑیا صحن دالان ڈسے ول یار نہ کھڑ مُکلا یا ہے
 کر (حضرت) عبدالغفار نہ ہرگز غم ایہو بیشک شفیع روز ندم
 نا امید نہ تھی رکھ امید ہر دم رب ایندا شان ودھایا ہے

نصیحت

سُٹ توں سیانا دوستا نیکی کما اچ وقت ہئی
 غفلت کوں چھوڑ اے غافلا نیکی کما اچ وقت ہئی

تیڈے کنیں وچ پیا ڈور ہے ہر پاسوں موت دا شور ہے
 ایہا گوش وچ گھنگھور ہے نیکی کما اچ وقت ہئی

مٹھڑا میڈی سن گالھ توں رکھ قدم ڈیکھ تے بہال توں
 اٹجان چال سنبھال توں نیکی کما اچ وقت ہئی

نازک بدن گل لالہ توں دنیا تے نہ تھی گالھا توں
 اگوں دا رکھ سنبھالا توں نیکی کما اچ وقت ہئی

مل مل کے ہتھ پچھتاسیں توں مڈی پٹ کے جا اتھوں جاسیں توں
 روسیں تے پیا غم کھاسیں توں نیکی کما اچ وقت ہئی

بدن اجاڑیا موت دا ماریا پچھاڑیا موت دا
 لودھیا لتاڑیا موت دا نیکی کما اچ وقت ہئی

ایہا نگری مُلک پرایا ہے تیں پکا ڈیرا لایا ہے
 تیڈا دُنیا ہوش بُھلایا ہے نیکی کما اچ وقت ہئی

مٹھڑا منور مہ رخا پیں ساہ دا نہیں پل دا وساہ
 قبر تیڈی ہے کلھی جا نیکی کما اچ وقت ہئی

فضلیج تے ہے رب دا فضل وسدا پیا سر تے بدل
 پیا فیض دا دریا اچھل نیکی کما اچ وقت ہئی

نصیحت

ڈینہہ راتیں چرخہ کت ڑی توں تند نکیری گھت ڑی
 سکھ ہوش عقل تھی سیاٹی گہن امڑی دی ہن مت ڑی
 اگوں تند دی قیمت پوسی نہیں ونجن والے جت ڑی
 آیا وقت وُنیندا نیڑے باقی رہ گئے ڈینہہ پنج ست ڑی
 رکھ گھر وچ وِر کوں راضی کر حاضر گلدی رتڑی
 نا لجوا سورھے پیکرے نا مار توں اپٹی پت ڑی
 جے وقت ستر نُنٹ دا آیو توں ڈوڑہ چھیسس وِت ڑی
 بھج پرے پرائی شے توں توں اصلوں نا لا ہتھ ڑی
 رکھ دل ترے (حضرت) عبدالغفاراً اینویں کر نا چیتا خط ڑی

نصیحت

دنیا فنا دی دار ہے بر کوئی چلن ہار ہے
ونجٹاں ضروری پار ہے دریا پیا کڑکے کپر

دلبر ایمان اپنا بچا دنیا تے دل اصلوں نہ لا
ڈٹکوں ایندا اصلوں پخا ٹھگباز ہے کوڑی غدر

شریعت دا توں پابند تھی رسمیں تے نا خورسند تھی
ہشیار توں بر چند تھی ڈینہہ گذریا پچھلا پھر

اللہ دا کر ہک آسرا دنیا دا تکیہ خاسرہ
مرشد ہے قوت باصرہ روشن مثل کامل قمر

دل دی چلاوے تار کوں تروڑے تیڈے زنار کوں
مارے تیڈے امار کوں تڈاں پووے تیکوں قدر

توٹے توں قابل تارہ ہیں بے پیر ہیں بیگاہہ ہیں
ودا توں وچ اندھارا ہیں ربیر سوا کیڑھی خبر

نصیحت

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے
موت دا رکھ دھیان آخر موت ہے

اے برادر موت اپنی یاد کر زندگی غفلت میں نہ برباد کر
مرن تون پہلے جان کون آزاد کر جان یا نہ جان آخر موت ہے

چھوڑ ڈے سودائے دنیا اے عزیز کر تون سمبھل آخرت اے با تمیز
آخرت دے اگے دنیا بیچ چیز تھی نہ تون نادان آخر موت ہے

پیر و پیغمبر قطب سب اولیاء رات ڈیہاں کردے ہن ذکرِ خدا
کر نظر او عابد و زاہد کجا دنیا ہے زندان آخر موت ہے

ہے عبث آوارگی فریاد کر کر ذکر حق دا ہمیشہ یاد کر
اتباع شریعت دا کر دلشاد کر کر ذکر رحمان آخر موت ہے

پڑھ نمازاں پنج وقتی اے عزیز اے برادر تھی سیانا باتمیز
چھوڑ ڈے غفلت تون باطن دا مریض تھی نہ بے فرمان آخر موت ہے

کر ذکر قلبی روز و شب اے یارِ من غیر تون بیزار تھی منٹھارِ من
حُب رکھ حق دی تون اے دلدارِ من تھی نہ تون انجان آخر موت ہے

پیر کامل دا تون تھی بیعت ضرور فانی فی اللہ باقی باللہ با حضور
دل تیڈی کون کر ڈیوے معمورِ نور کر ذکر سبحان آخر موت ہے

پیر ہے میزابِ فیضِ کبریا پیر ہے راضی تاں راضی ہے خدا
پکڑ دامن پیر دا محکم بھرا بٹ توں سگ دربان آخر موت ہے

چوری خوں ریزی اتے دھاڑا نہ مار ستمگر سنگین دل ہے ترس خوار
قبر تے محشر دا کر کجھ خوف یار سُٹ ادا ذیشان آخر موت ہے

ساری خلقت دا او پک معبود ہے لا شریک و لا مثل موجود ہے
مطلق و بے انت نا محدود ہے تھیواں میں قربان آخر موت ہے

ساکوں رب پیدا کیتا سوہٹی شکل ہک بس توحید گدھی دل مل
معرفت دے بحر وچ عاجز عقل ہے سدا حیران آخر موت ہے

امتی کیتس نبی آخر زماں احمد و محمد مدنی جانِ جاں
تھورے رب دے بے حساب و بے بیاں لکھ اوندے احسان آخر موت ہے

دنیا وچ کئی جیت گئے کئی ہار گئے کر عمل چڑھ پیڑے تے لنگھ پار گئے
کئی تاں پن بدبخت جو مت مار گئے تھی گئے ویران آخر موت ہے

فیض فضلی جو پیا مارے لہر موج اندر موج پیا ویندا بحر
کو بکو کیا سو بسو کیا تھل بر چڑھ گیا طغیان آخر موت ہے

نصیحت

جے توں رہیں ساری عمر آخر فنا آخر فنا
 ہووے جے تیڈے تاج سر آخر فنا آخر فنا

نہ بادشاہ رہسن اِتھاں تھیسن فنا اتے بے نشان
 نہ چن سُورج آسماں آخر فنا آخر فنا

حوا ہے کتھ آدم ہے کتھ او دائرہ گندم ہے کتھ
 او وقت کتھ ایہ وقت کتھ آخر فنا آخر فنا

کشتی اتے طوفان کتھ او نوح کشتی بان کتھ
 او اوج تے جُنبان کتھ آخر فنا آخر فنا

شہنشیہ سلیمان کتھ داؤد خوش اِلحان کتھ
 حشمت او شوکت شان کتھ آخر فنا آخر فنا

یوسف مہِ ثانی کُجا او ملک سلطانی کُجا
 او پیر کنعانی کجا آخر فنا آخر فنا

کتھ حشمتِ اسکندری کتھ اوج عزت سروری
 کتھ رفعت و بالا تری آخر فنا آخر فنا

کتھ ہن اوہے ببل بلیاں کتھ ہن اوہے عَذْبُ اللّٰسَان
 طوطی کجا شکر فِشاں آخر فنا آخر فنا

ہر دم خدا کون یاد کر دل غم کنوں آزاد کر
وچ ذکر حق دل شاد کر آخر فنا آخر فنا

اے دل توں حق دی یار تھی بھج غیر توں بیزار تھی
غفلت نہ کر ہوشیار تھی آخر فنا آخر فنا

کر اللہ اللہ ہر پلک موجود حق موجود حق
دل تے پکا ایہو سبق آخر فنا آخر فنا

اے صاحبِ ہوش و ہنر دائم توں دل دا ذکر کر
ہے اذکُرُوا رب دا امر آخر فنا آخر فنا

فضلیٰ فضل رب دا طلب رکھ آس ہک توں خاص رب
کر اللہ اللہ روز و شب آخر فنا آخر فنا

جے لکھ برسوں جیوے کوئی آخر ہک دن مرنا
آبِ حیات جے پیوے کوئی آخر ہک دن مرنا

کتھن پیر پیغمبر مُرسل کیتے گور ٹکائے
کتھن عابد ساجد زاہد رب دے راہ وکائے
کتھن او متکبر جابر کتھ اُنجان سیائے
ہر ہک تے رب سوہنے اک دن موت کون حاضر کرنا

کتھن او جئیں پٹ پہاڑیں کون مثل بُرود اُڈایا
کتھ رستم دستان دلاور زور زلل ڈکھلایا
کتھن او جئیں لوہے کون وچ ہتھیں موم بٹایا
این دوران دہر وچ آخر مرنا دم نہ بھرنا

کتھن او جو تخت جنہاندے اُڈدے وچ ہوائیں
جن پریاں جن بُھوت اڑانگے تابع بریاں بلائیں
کتھن اورنگزیب تے اکبر رنگ محل کتھ جاہیں
بنِ ایمان برادر سُن تون مشکل پار اُترنا

کتھن او جئیں سر اپٹے کون آرے دے نال چرایا
کتھن او جئیں بدن اپٹے کون کیڑیں دا قوت بٹایا
کتھن او جئیں پیٹ مچھی وچ رب دا ذکر کمایا
کتھن او جئیں بہا وچ پیر آ دھرنا تے نہ ڈرنا

ایہ نگری ہے دیس پرایا مُلک ایہو بیگانا
 دنیا تے توں تھی دیوانہ بٹیا پیٹھیں مستانا
 موت حکم ڈے فوت تیڈے دا لکھ بھیجے پروانہ
 اگوں ندی تار سٹیندی سکھ ہُن تاری ترنا

کفن تاں قبر وچ سترے بستر خاک سرھائے
 عاقل مرد مُدَمَّغ مانٹرک سترے موتی دے دائے
 نازک بدن ملوک معظم پئے وچ خاک نمائے
 ہُن وَقْتَنی ہُن سنبھل سیاٹا غافل کیونکر پھرنا

چھوڑ تکیہ تکیہ تاڈا گردن موت مروڑے
 بدن تیڈا گلبرگ گلابی کھاسن ماس مکوڑے
 قبر دے وچ تھی کلھا روسی تھیسین خاک پنوڑے
 گرز دی مار فرشتے ڈیسن سر سامی وچ دھرنا

پل پل پیک اجل دے پہنچن موت سنیہڑے گھلے
 کالی قبر منور تھیوے عمل تیڈے جے بھلے
 فضلیٰ باجھ فضل دے اصلوں کوئی نہ چارہ چلے
 مرشد دا وسیلہ آخر اتھے اتھے پکڑنا

غزل

اُمید مَغفرتِ دِی دِل وچ نہ کوئی خطر ہے
جَوّاد و ذُوالکرمِ دا ”لَا تَقْنَطُوا“ امر ہے

یہ کائناتِ ساری ہڈی ہزار عالم
دسترِ نعیمِ تے نِتِ مشکورِ ہر بشر ہے

مَوّاجِ بَحْرِ رَحْمَتِ سر تے سحابِ باراں
داورِ خُدا مُہِیْمِنِ رَحْمَتِ دِی نِتِ نظر ہے

ہے زُبْدِہ کُن فکاں دا ہے تکیہ گاہِ جہاں دا
طغریٰ نویسِ بخششِ نبیاں دا تاجِ سر ہے

شبِ روزِ بڑہِ کاری ہے ہزلِ گو آواری
محبوبِ ذاتِ باری ساڈا شفیعِ حشر ہے

مظہرِ جمالِ نوری، ممدوحِ مقربِ ایزد
سلطانِ اشرفِ عالمِ دربارِ پُر دُرر ہے

(حضرت) عبد الغفارِ برحق، حضرتِ دے چار گوہر
صدیقِ و عمرِ عثمانِ حیدرِ شجاعِ دہر ہے

کافی

رُٹھے ڈھولے منانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے
 سچن دے گل دے لانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے
 دھکے دھوڑے نہ تھے تھوڑے ڈینہو ڈینہہ درد تھے ڈوڑے
 روندی دل دے ربانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے
 ڈکھیں سولیں توں ہاں ہٹ گئے ہجر دے تازے دھک چھٹ گئے
 ہجر توں ہتھ چھڑانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے
 کرنِ میلِ سینگیاں ہاسے شالا کہیں دی نہ دل پھاسے
 صنم کون ڈکھ سٹانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے
 فضلِ محبوبِ متوالے کیتے گالھے عقل والے
 پین دل دی سیک لہانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے
 اول ایہو نینہہ سہل جاتا ونج اوکھی جا تے دل لاتا
 تے گل وچ پلڑو پانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے
 لکھاں دفتر نہیں کھٹدے نہ مرہم توں زخم چھٹدے
 زخم اُڑے چھٹانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے
 (حضرت) عبدالغفار دل لائی مصیبت ویڑھ کر آئی
 وفا دے آزمانوں دا اچن ہک ہان باقی ہے

کافی

لائے دلبر دل وچ دیرے
تیڈے ڈیکھن دے وچ پھیرے

ایہا دل محراب مُصلّیٰ ایہا دل ہے طور تَجَلّیٰ
ایہا دل ہے عرش مُعلّیٰ ہے دلبر اصلوں نیڑے

چھڈّ مسئلے علم مسائل سٹ حجتاں عقلی دلائل
سٹ نحوی فعل تے فاعل سٹ کوڑے جھگڑے جھیڑے

پیں دل وچ نور عیانے ایہا دل مکتب قرآنے
پیں دل وچ جملہ جہانے پر ہوون بخت بھلیرے

بن خالق دے پیا کوڑے سب خاک مٹی لپ دھوڑے
ایہا دنیا سب سنگچوڑے رہے ہر دم پار پریرے

تھی کملی دل سیاٹی حق باجھوں غیر نہ جائیں
پیا ہئی سب کوڑ کہانی بس پک دی سیک ایہا ڈھیرے

دل (حضرت) عبدالغفار سلیمے ڈتی پیر فضل تعلیمے
ایہا رہیر دی نفہیمے ہن ہر دم دید بسیرے